مرزا قادیانی
اور اس کے
ماننے والے کافر کیوں؟

رحمۃ اللہ علیہ
مصنف۔ امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی

طالب دعا۔ زوہیب حسن عطاری

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مرزا قادیانی اور اُس کے پیروکار کافر کیوں؟

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده والصلاة والسلام علىٰ من لا نبي بعده وعلىٰ اٰله وصحبه المكرمين عنده رب انی اعوذبك من همزت الشيطين واعوذ بك رب ان يحضرون

اللہ عزوجل دین حق پر استقامت عطا فرمائے اور ہر ضلال و وبال و نکال سے بچائے۔ قادیانی مرزا کو اپنے آپ کو مسیح و مثلِ مسیح کہنا تو شہرہ آفاق ہے اور بحکم آنکہ

عیب وے جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو

فقیر کو بھی اس دعوے سے اتفاق ہے کہ مرزا کے مسیح و مثل مسیح ہونے میں اصلاً شک نہیں مگر لا واللہ نہ مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوات اللہ بلکہ مسیح دجال علیہ اللعن والنکال پہلے اس ادعائے کاذب کی نسبت سہارنپور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط جواب ولد اعز فاضل نوجوان مولوی حامد رضا خان محمد حفظ اللہ تعالیٰ نے لکھا اور بنام تاریخی الصارم الربانی علی اسراف القادیانی مسمی کیا یہ رسالہ حامی سنن، ماحی فتن ندوہ شکن ندوی فگن مکرمنا قاضی عبدالوحید صاحب حنفی فردوسی حسین عن الفتن نے اپنے رسالہ مبارکہ تحفہ حنفیہ میں کہ عظیم آباد سے ماہوار شائع ہوتا ہے۔ طبع فرمادیا۔ بحمد اللہ تعالیٰ اس شہر میں مرزا کا فتنہ نہ آیا اور عزوجل قادر ہے کہ کبھی نہ لائے اس کی تحریرات یہاں نہیں ملتیں مجیب ہفتم نے جو اقوال ملعونہ اس کی کتابوں سے بہ نشان صفحات نقل کئے مثیل مسیح ہونے کے ادعا کو شناعت و نجاست میں اُن سے کچھ نسبت نہیں اُن میں صاف صاف انکار ضروریات دین اور بوجوہ کثیرہ کفر وارتداد مبین ہے۔ فقیر اُن میں سے بعض کی اجمالی تفصیل کرے۔

کفر اوّل:

مرزا کا ایک رسالہ ہے جس کا نام ازالہ اوہام ہے اس کے صفحہ 673 پر لکھتا ہے

''میں احمد ہوں جو آیت مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں مراد ہے۔

آیہ کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح ربانی عیسیٰ بن مریم روح اللہ علیہما الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا۔

کہ مجھے اللہ عزوجل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ توریت کی تصدیق کرتا اور اُس رسول کی خوشخبری سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لانے والا ہے جس کا نام پاک احمد ﷺ ہے۔

ازالہ کے قول ملعون مذکور میں صراحتہً ادعا ہوا کہ وہ رسول پاک کی جلوہ افروزی کا مژدہ حضرت مسیح لائے معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے۔

کفر دوم:

توضیح مرام طبع ثانی صفحہ 9 پر لکھتا ہے کہ میں محدث ہوں اور محدث (1) بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔

کفر سوم:

دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند صفحہ 9 پر لکھتا ہے۔

''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''

کفر چہارم:

مجیب پنجم نے نقل کیا و نیز میگوید کہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا ہے۔ اور نبی بھی۔ ان اقوال خبیثہ میں اولاً کلام الٰہی کے معنی میں صریح تحریف کی کہ معاذ اللہ آیہ کریمہ میں شخص مراد ہے۔ نہ حضور سید عالم ﷺ۔ ثانیاً نبی اللہ و رسول اللہ و کلمۃ اللہ عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام پر افتر

1: ۔لا الہ الا اللہ لقد کذب عدو اللہ ایہا المسلمون۔ سید المحدثین امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہیں کے واسطے حدیث محدثین آئی انہیں کے صدقے میں ہم نے اُس پر اطلاع پائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' قد کانا فیما مضی قبلکم من الامم اناس محدثون فان یکن فی امتی منہم احد فانہ عمر بن الخطاب ''اگلی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوتے تھے یعنی راست صادق الہام حق والے اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوگا تو وہ ضرور عمر رضی اللہ عنہ ہے۔'' رواہ احمد والبخاری عن ابی ھریرۃ و احمد و مسلم والترمذی والنسائی عن المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ''فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نبوت کے کوئی معنی نہ بتائے صرف ارشاد آیا'' لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوسکتا تو عمر ہوتا۔'' رواہ احمد والترمذی والحکم من عقبہ بن عامر والطبرانی فی الکبیر عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما ''مگر پنجاب کا محدث حادث کہ حقیقتہً نہ حدث ہے۔ نہ محدث ہے۔ یہ ضرور ایک معنی پر نبی ہوگیا۔ الا لعنۃ اللہ علی الکذبین والعیاذ باللہ رب العلمین۔

کیا کہ وہ اس کی بشارت دینے کو اپنا تشریف لانا بیان فرماتے تھے۔ ثالثاً اللہ عزوجل پر افتراء کیا کہ اس نے عیسیٰ علیہ السلام کو اس شخص کی بشارت دینے کے لئے بھیجا۔ اور اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون

بے شک جو لوگ اللہ عزوجل پر جھوٹ بہتان اٹھاتے ہیں فلاح نہ پائیں گے۔

اور فرماتا ہے۔

انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون

ایسے افترا وہی باندھتے ہیں جو بے ایمان کافر ہیں۔

رابعاً اپنی گھڑی ہوئی کتاب براہین غلامیہ کو اللہ عزوجل کا کلام ٹھہرایا کہ خدائے تعالیٰ نے براہینِ احمدیہ میں یوں فرمایا ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

فویل للذین یکتبون الکتب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ لیشترو بہ ثمناً قلیلا فویل لھم مما کتبت ایدیھم وویل لھم مما یکسبون۔

خرابی ہے ان کے لئے جو اپنے ہاتھوں کتاب لکھیں پھر کہہ دیں یہ اللہ کے پاس سے ہے تا کہ اس کے بدلے کچھ ذلیل قیمت حاصل کریں سو خرابی ہے ان کے لئے ان کے ہاتھوں کے لکھے سے اور خرابی ہے اُن کے لئے اس کمائی سے۔

ان سب سے قطع نظر ان کلمات ملعونہ میں صراحۃً اپنے لئے نبوت ورسالت کا ادعائے قبیح ہے اور وہ باجماع قطعی کفر صریح ہے۔ فقیر نے رسالہ "جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوت" خاص اسی مسئلے میں لکھا اور اس میں آیت قرآن عظیم اور ایک سو دس حدیثوں اور تیس نصوں کو جلوہ دیا اور ثابت کیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا اُن کے زمانہ میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کو بعثت کو یقیناً قطعاً محال وباطل جاننا فرض اجل وجزء ایقان ہے۔

"**ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین**" نص قطعی قرآن ہے اس کا منکر نہ منکر بلکہ شک کرنے والا نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے تو ہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجمالاً کافر ملعون **مخلد فی النیران** ہے نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے اس عقیدۂ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہونے میں شک وتردد کو راہ دے وہ بھی کافر بین الکفر جلی الکفران ہے۔ قول دوم وسوم میں شاید وہ یا اس کے اذناب آج کل کے بعض شیاطین سے سیکھ کر تاویل کی آڑ لیں کہ یہاں نبی ورسول سے معنی لغوی مراد ہیں یعنی خبردار یا خبر دہندہ اور فرستادہ مگر یہ ہوس ہے اولاً صریح لفظ میں تاویل نہیں سُنی جاتی۔ فتاویٰ خلاصہ و صول عمادیہ وجامع الفصولین وفتاویٰ ہندیہ وغیرہا میں ہے۔

والفظ للعمادی قال انا رسول الله اوقال الفارسیۃ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام فی برم یکفر

یعنی اگر کوئی اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے اور یا کہے میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ لے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی ہوں کافر ہو جائے گا۔

امام قاضی عیاض کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ میں فرماتے ہیں۔

قال احمد بن ابی سلیمٰن صاحب سحنون رحمهما الله تعالیٰ فی رجل قیل له لا وحق رسول الله قال فعل الله رسول الله کذا وکذا وذکر کلا ما قبیحا فقیل له ما تقول یا عدو الله فی حق رسول الله قال فعل الله برسول الله کذا وکذا وذکر کلا ما قبیحا فقیل له ما تقول یا عدو الله فی حق رسول الله فقال اشد من کلامه الاول ثم قال انما اردت برسول الله العقرب فقال ابن ابی سلیمٰن للذی سأله اشهد علیه وانا شریکك یرید فی قتله و ثواب ذلك قال حبیب بن الربیع لان ادعاء ه التاویل فی لفظ صراح لا یقبل

یعنی امام احمد بن ابی سلیمان تلمیذ ورفیق امام سحنون رحمہما اللہ تعالیٰ سے ایک مرد کی نسبت کسی نے پوچھا کہ اُس سے کہا گیا تھا رسول اللہ کے حق کی قسم اس نے کہا اللہ رسول اللہ کے ساتھ ایسا ایسا کرے اور ایک بد کلام ذکر کیا کہا گیا اے دشمنِ خدا تو رسول اللہ کے بارے میں کیا بکتا ہے تو اس سے بھی سخت تر لفظ بکا پھر بولا میں نے تو رسول اللہ سے بچھو مراد لیا تھا۔ امام ابن ابی سلیمان نے مستفتی سے فرمایا تم اس پر گواہ ہو جاؤ اور اُسے سزائے موت دلانے اور اس پر جو ثواب ملے گا اس میں میں تمہارا شریک ہوں یعنی تم حاکم شرع کے حضور اس پر شہادت دو اور میں بھی سعی کروں گا کہ ہم تم دونوں بحکم حاکم اسے سزائے موت دلانے کا ثوابِ عظیم پائیں۔ امام حبیب بن ربیع نے فرمایا یہ اس لئے کہ کھلے لفظ میں تاویل کا دعویٰ مسموع نہیں ہوتا۔

مولانا علی قاری شرح شفا میں فرماتے ہیں۔

ثم قال انما اردت برسول الله العقرب فانه ارسل من عند الحق وسلط علی الخلق تاویلا للرسالة العرفیة بالا راوة اللغویة وهو مردود عند القواعد الشرعیه۔

یعنی وہ جو اس مردود نے کہا کہ میں نے بچھو مراد لیا اس میں اس نے رسالت عرفی کو معنی لغوی کی طرف ڈھالا کہ بچھو کو بھی خدا ہی نے بھیجا اور خلق پر مسلط کیا ہے اور ایسی تاویل قواعد شرع کے نزدیک مردود ہے۔

علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں۔

ھذا حقیقة معنی الارسال وھذا مما لاشك فی معناه وانکاره مکابرة لکنه لا یقبل من قائله ادعاؤه انه مراده لبعده غایة البعد و صرف اللفظ عن ظاھره لا یقبل کما لو قالو انت طالق وقال ارادت محلولة غیر مربوطة لا یلتفت لمثله ویعد ھذیانا اه ملتقطا

یعنی یہ لغوی معنی جن کی طرف اُس نے ڈھال ضرور بلاشک حقیقی معنی ہیں اس کا انکار ہٹ دھرمی ہے بایں ہمہ قائل کا یہ ادعا مقبول نہیں کہ اس نے یہ معنی لغوی مراد لئے تھے اس لئے کہ یہ تاویل نہایت دُور از کار ہے۔ اور لفظ کا اُس کے معنی ظاہر سے پھیرنا مسموع نہیں ہوتا۔ جیسے کوئی اپنی عورت کو کہے تو طلاق ہے۔ اور کہے میں نے تو یہ مراد لیا تھا کہ تو کھلی ہوئی ہے بندھی نہیں (کہ لغت میں طلاق کشادہ کو کہتے ہیں) تو ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور اُسے ہذیان سمجھا جائے گا۔

ثانیاً بالیقین ان الفاظ کو اپنے لئے مدح وفضل جانتا ہے نہ ایک ایسی عام بات کر

دندان تو جملہ در دہانند
چشماں تو زیر ابرو انند

کوئی عاقل بلکہ نیم پاگل بھی ایسی بات کو جو ہر انسان ہر بھنگی چمار بلکہ ہر جانور بلکہ ہر کافر مرتد میں موجود ہو محل مدح میں ذکر نہ کرے گا نہ اس میں اپنے لئے فضل وشرف جانے گا بھلا کہیں براہین غلامیہ میں یہ بھی لکھا کہ سچا خدا وہی ہے جس نے مرزا کی ناک میں دو نتھنے رکھے۔ مرزا کے کان میں دو گھونگے بنائے یا خدا نے براہین احمدیہ میں لکھا ہے کہ اس عاجز کی ناک ہونٹوں سے اُوپر اور بھوؤں کے نیچے ہے کیا ایسی بات لکھنے والا پورا مجنون پکا پاگل نہ کہلایا جائے گا اور شک نہیں کہ وہ معنی لغوی یعنی کسی چیز کی خبر رکھنا یا دنیا یا بھیجا ہوا ہونا ان مثالوں سے بھی زیادہ عام ہیں بہت جانوروں کے ناک، کان، بھویں اصلاً نہیں ہوتیں مگر خدا کے بھیجے ہوئے وہ بھی ہیں اللہ نے انھیں عدم سے وجود نہ کی پیٹھ سے مادہ کے پیٹ سے دُنیا کے میدان میں بھیجا جس طرح اس مردک خبیث نے بچھو کو رسول بمعنی لغوی بنایا

مولوی معنوی قدس سرہ القوی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

کل یوم ہو فی شانٍ نجوان
مرد رابے کار و بے فعلے مداں
کمترین کارش کہ آں رب احد
روز سہ لشکر روانہ میکند
لشکرے زاصلاب سوئے امہات
تابروید در رحمہا شان نبات
لشکرے ازار حام سوئے خاکداں
تاز نر و مادہ پر گردد جہاں
لشکرے از خاکداں سوئے اجل
تابہ بیند ہر کسے حسن عمل

حق عزوجل فرماتا ہے۔

فارسلنا علیھم الطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم

ہم نے فرعونیوں پر بھیجے طوفان اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈکیں اور خون۔

کیا مرزا ایسی ہی رسالت پر فخر رکھتا ہے جیسے ٹڈی اور مینڈک اور جوں اور گھٹے اور سؤر سب شامل ماننے لگا۔ ہر جانور بلکہ ہر حجر و شجر بہت علوم سے خبردار رہے۔ اور ایک دوسرے کو خبر دینا بھی احادیث سے ثابت۔ حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی اُن کی طرف سے فرماتے ہیں۔

ما سمیعیم و بصیریم وخوشیم
با شما نا محرماں ما خامشیم

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

وان من شیء الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقھون تسبیحھم

کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر ان کی تسبیح تمہاری سمجھ میں نہیں آتی۔

حدیث میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

ما من شئی الا یعلم انی رسول اللہ الا کفرۃ الجن والانس

کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو سوا کافر، جن اور آدمیوں کے

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن یعلی بن مرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصححہ

خاتم الحافظ۔

حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے۔

فمكث غير بعيد فقال احطت بما لم تحط به وجئتك من سبا بنبا يقين

کچھ دیر ٹھہر کر ہدہد بارگاہِ سلیمانی میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے ایک بات وہ معلوم ہوئی ہے جس پر حضور کو اطلاع نہیں اور میں خدمتِ عالی میں ملک سبا سے ایک یقینی خبر لے کر حاضر ہوا ہوں۔

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مامن صباح والارواح الا وبقاع الارض ينادى بعضها بعضا يا جارة هل مربك اليوم عبد صالح صلى عليك اوذكر الله فان قالت نعم رأت ان لها بذلك فضلا

کوئی صبح کوئی شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے آج تیری طرف کوئی نیک بندہ ہو کر نکلا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکرِ الٰہی کیا اگر وہ ٹکڑا جواب دیتا ہے کہ ہاں تو وہ پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھ پر فضیلت ہے۔

رواه الطبرانی فی الاوسط و ابو نعيم فی الحلية عن انس رضی الله تعالیٰ عنه

تو خبر رکھنا خبر دینا سب کچھ ثابت ہے کیا مرزا ہر اینٹ پتھر ہر بُت پرست کافر ہر ریچھ، بندر، ہر کتے، ہر سؤر کو بھی اپنی طرح نبی و رسول کہے گا ہرگز نہیں تو صاف روشن ہوا کہ معنی لغوی ہرگز مراد نہیں بلکہ یقیناً وہی شرعی و عرفی رسالت و نبوت مقصود اور کفر وارتداد یقینی قطعی موجود، وبعبارۃ اخرے ممنی چار ہی قسم ہیں لغوی، شرعی، عرفی عام یا خاص۔ یہاں عرف عام تو بعینہ وہی معنی شرعی ہے۔ جس پر کفر قطعاً حاصل اور ارادۂ لغوی کا ادعا یقیناً باطل اب یہی رہا کہ فریب دہی عوام کو یوں کہہ دے کہ میں نے اپنی خاص اصطلاح میں نبی و رسول کے معنی اور رکھے ہیں جن میں مجھے سگ وخوک سے امتیاز بھی ہے اور حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وصفِ نبوت میں اشتراک بھی نہیں۔ مگر حاش للہ ایسا باطل ادعا اصلا شرعاً عقلاً عرفاً کسی طرح بادشت سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا ایسی جگہ لغت وشرع وعرف عام سب سے الگ اپنی نئی اصلاح کا مدعی ہونا قابل قبول ہو تو کبھی کسی کافر کی کسی سخت سے بات پر گرفت نہ ہو سکے کوئی مجرم کسی معظم کی کیسی ہی شدید توہین کر کے مجرم نہ ٹھہر سکے کہ ہر ایک کو اختیار ہے کہ اپنی کسی اصطلاح خاص کا دعوئی کر دے جس میں کفر و توہین کچھ نہ ہو۔ کیا زید کہہ سکتا ہے خدا دو ہیں۔ جب اس پر اعتراض ہو کہہ

دے میری اصطلاح میں ایک کو دو کہتے ہیں۔ کیا عمرو جنگل میں سؤر کو بھاگتا دیکھ کر کہہ سکتا ہے وہ قادیانی بھاگا جاتا ہے۔ جب کوئی مرزائی گرفت چاہے کہہ دے میری مراد وہ نہیں جو آپ سمجھے میری اصطلاح میں ہر بھگوڑے یا جنگلی کو قادیانی کہتے ہیں۔ اگر کہئے کوئی مناسبت بھی تو جواب دے کہ اصطلاح میں مناسبت شرط نہیں۔ **لا مشاحة فی الاصطلاح** آخر سب جگہ منقول ہی ہونا کیا ضرور لفظ مرتجل بھی ہوتا ہے جس میں معنی اول سے مناسبت اصلا منظور نہیں۔ معہذا قادی بمعنی جلدی کنندہ ہے یا جنگل سے آنے والا قاموس میں ہے **قدت قادیة جاء قوم قد اتعمعوا من البادیة و الفرس قدیانا** اسرع قادیان اس کی جمع اور قادیانی اُس کی طرف منسوب یعنی جلدی کرنے والوں میں یا جنگل سے آنے والوں کا ایک اس مناسبت سے میری اصطلاح میں ہر بھگوڑے جنگلی کا نام قادیانی ہوا کیا زید کی وہ تقریر کسی مسلمان یا عمرو کی یہ توجیہ کسی مرزائی کو مقبول ہو سکتی ہے۔ حاشا و کلا کوئی عاقل ایسی بناوٹوں کو نہ مانے گا بلکہ اس پر کیا موقوف یوں اصطلاحِ خاص کا ادعا مسموع ہو جائے تو دین و دنیا کے تمام کارخانے درہم برہم ہوں عورتیں شوہروں کے پاس سے نکل کر جس سے چاہیں نکاح کر لیں کہ ہم نے تو ایجاب و قبول نہ کیا تھا اجازت لیتے وقت ہاں کہا تھا ہماری اصطلاح (ہاں) بمعنی (ہوں) یعنی کلمہ زجر و انکار ہے۔ لوگ بیع نامے لکھ کر رجسٹری کرا کر جائدادیں چھین لیں کہ ہم نے تو بیع نہ کی تھی بیچنا لکھا تھا۔ ہماری اصطلاح میں عاریت یا اجارے کو بیچنا کہتے ہیں۔ **الی غیر ذلک من فسادات لا تحصی** تو ایک جھوٹی تاویل والا خود اپنے معاملات میں اُسے نہ مانے گا کیا مسلمانوں کو زن و مال اللہ عزوجل و رسول ﷺ سے زیادہ پیارے ہیں کہ جورو اور جائداد کے باب میں تاویل و سنیں اور اللہ و رسول کے معاملے میں ایسی ناپاک بناوٹیں قبول کر لیں۔ **لا الہ الا اللہ** مسلمان ہرگز ایسے مردود بہانوں پر التفات بھی نہ کریں گے۔ انھیں اللہ و رسول اپنی جان اور تمام جہان سے زیادہ عزیز ہیں۔ **وللہ الحمد جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم** خود ان کا رب جل و علا قرآن عظیم میں ایسے بیہودہ عذروں کا دربار جلا چکا ہے فرماتا ہے۔

قل لا تعتذروا قد کفر تم بعد ایمانکم

اُن سے کہہ دو بہانے نہ بناؤ بے شک تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد **والعیاذ باللہ رب العلمین**۔

ثالثاً کفر چہارم میں اُمتی و نبی کا مقابلہ صاف اُسی معنی شرعی و عرفی کی تعیین کر رہا ہے۔

رابعاً کفر اول میں تو کسی چھوٹے ادعائے تاویل کی بھی گنجائش نہیں آیت میں قطعاً معنی شرعی ہی مراد ہیں نہ لغوی نہ اس شخص کی کوئی اصطلاح خاص اور اسی کو اس نے اپنے نفس کے لئے مانا تو قطعاً یقیناً

بمعنی شرعی ہی اپنے نبی اللہ و رسول اللہ ہونے کا مدعی اور ولکن رسول الله و خاتم النبیین کا منکر اور باجماع قطعی جمیع اُمت مرحومہ مرتد و کافر ہوا سچ فرمایا سچے خدا کے سچے رسول سچے خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عنقریب میرے بعد آئیں گے ثلثون دجالون کذا بون کلهم یزعم انه نبی تیس دجال کذاب کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں امنت امنت صلی الله تعالیٰ علیك وسلم اسی لئے فقیر نے عرض کیا تھا۔ کہ مرزا ضرور مثیل مسیح ہے صدق بلکہ مسیح دجال کا کہ ایسے مدعیوں کو یہ لقب خود بارگاہِ رسالت سے عطا ہوا ہے۔ والعیاذ بالله رب العلمین۔

دفع البلاء صفحہ 10 پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنی برتری کا اظہار کیا ہے۔

کفر ششم:

اسی رسالہ کے صفحہ 17 پر لکھا ہے۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

کفر هفتم:

اشتہار معیار الاخیار میں لکھا ہے "میں بعض نبیوں سے افضل ہوں"۔ یہ ادعا بھی باجماع قطعی کفر و ارتداد یقینی ہیں۔ فقیر نے اپنے فتوے مسمّی بہ ردالرفضۃ میں شفا شریف امام قاضی عیاض و روضہ امام نووی و ارشاد والساری امام قسطلانی و شرح عقائد نسفی و شرح مقاصد امام تفتازانی و اعلام بن حجر مکی و منح الروض علامہ قاری و طریقہ محمدیہ علامہ برکوی و حدیقہ ندیہ مولی نابلسی وغیرہا کتب کثیرہ کے نصوص سے ثابت کیا ہے کہ باجماع مسلمین کوئی ولی کوئی غوث کوئی صدیق بھی کسی نبی سے افضل نہیں ہوسکتا جو ایسا کہے قطعاً اجماعاً کافر و ملحد ہے از انجملہ شرح صحیح بخاری شریف میں ہے۔

النبی افضل من الولی وهو امر مقطوع به و القائل بخلافه کافر کانه معلوم من الشرع بالضرورة

یعنی ہر نبی ہر ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے کہ یہ ضروریات دین سے ہے۔

کفر ہفتم میں اسے ایک لطیف تاویل کی گنجائش تھی کہ یہ لفظ (نبیوں) بتقدیم نون نہیں بلکہ (بنیوں) بتقدیم با ہے یعنی بھنگی درکنار کہ خود اُن کے تو لال گرو کا بھائی ہوں اُن سے تو افضل ہوا ہی

چاہوں میں تو بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں کہ انہوں نے صرف آٹے دال میں ڈنڈی ماری اور یہاں وہ ہتھ پھیری کی کہ بیسیوں کا دین ہی اُڑ گیا۔ مگر افسوس کہ دیگر تصریحات نے اس تاویل کی جگہ نہ رکھی۔

کفر ھشتم:

ازالہ صفحہ 309 پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کو جن کا ذکر خداوند تعالیٰ بطور احسان فرماتا ہے۔

مسمریزم لکھ کر کہتا ہے اگر میں اس قسم کے معجزات کو مکروہ نہ جانتا تو ابنِ مریم سے کم نہ رہتا۔ یہ کفر متعدد کفروں کا خمیرہ ہے۔ معجزات کو مسمریزم کہنا ایک کفر کہ اس تقدیر پر وہ معجزہ نہ ہوئے بلکہ معاذ اللہ ایک کسبی کرشمے ٹھہرے۔ اگلے کافروں نے بھی ایسا ہی کہا تھا۔

حق عزوجل فرماتا ہے۔

اذ قال اللہ یعیسی بن مریم اذ کر نعمتی علیک وعلی والدتک اذ یدتک بروح القدس تکلم الناس فی المھد و کھلا واذا علمتک الکتٰب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل واذ تخلق من الطین کھیئۃ الطیر باذنی فتنفخ فیھا فتکون طیرا باذنی وتبرئ الا کمہ والابرص باذنی واذ تخرج الموتیٰ باذنی واذ کففت بنی اسرائیل عنک اذا جئتھم بِالبیّنٰت فقال الذین کفروا منھم ان ھذا الا سحر مبین۔

جب فرمایا اللہ سبحانہ نے اے مریم کے بیٹے یاد کر میری نعمتیں اپنے اُوپر اور اپنی ماں پر جب میں نے پاک روح سے تجھے قوت بخشی لوگوں سے باتیں کرتا پالنے میں اور پکی عمر کا ہو کر اور جب میں نے تجھے سکھایا لکھنا اور علم کی تحقیق باتیں اور توریت وانجیل اور جب تو بناتا مٹی سے پرند کی سی شکل میری پروانگی سے پھر تو اس میں پھونکتا تو وہ پرند ہو جاتی میرے حکم سے اور تو چنگا کرتا مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میری اجازت سے اور جب تو قبروں سے جیتا نکالتا مُردوں کو میرے اذن سے اور جب میں نے یہود کو تجھ سے روکا جب تو ان کے پاس یہ روشن معجزے لے کر آیا تو ان میں کے کافر بولے یہ تو نہیں مگر کھلا جادو۔

مسمریزم بتایا یا جادو کہا بات ایک ہی ہوئی یعنی الٰہی معجزے نہیں کسبی ڈھکوسلے ہیں ایسے ہی منکروں کے خیال ضلال کو حضرت مسیح کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہ وعلیہ وسلم نے بار بار بتا کید رد فرمادیا تھا۔ اپنے معجزات مذکورہ ارشاد کرنے سے پہلے فرمایا۔

انی قد جئتکم بآیة من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھیئة الطیر الآیة

میں تمہارے پاس رب کی طرف سے معجزے لایا کہ میں مٹی سے پرند بناتا اور پھونک مار کر اُسے جلاتا اور اندھے اور بدن بگڑے کو شفا دیتا اور خدا کے حکم سے مُردے جلاتا اور جو کچھ گھر سے کھا کر آؤ اور جو کچھ گھر میں اٹھا رکھو وہ سب تمہیں بتاتا ہوں۔

اور اس کے بعد فرمایا۔

ان فی ذلك لآیة لکم ان کنتم مومنین۔

بے شک ان میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان لاؤ۔

پھر مکرر فرمایا۔

جئتکم بآیة من ربکم فاتّقو الله و اطیعون۔

میں تمہارے رب کے پاس سے معجزہ لایا ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔

مگر جو عیسیٰ کے رب کی نہ مانے وہ عیسیٰ کی کیوں ماننے لگا یہاں تو اسے صاف گنجائش ہے کہ اپنی بڑائی سمجھی کرتے ہیں۔

کس نگوید کہ دوغ من ترش است

پھر ان معجزات کو مکروہ جاننا دوسرا کفر یہ کہ کراہت اگر اس بناء پر ہے کہ فی نفسہٖ مذموم کام تھے جب تو کفر ظاہر ہے۔

قال الله تعالیٰ تلك الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض

یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اُسی فضیلت کے بیان میں ارشاد ہوا۔

واٰتینا عیسی بن مریم البینٰت وایّدنٰه بروح القدس

اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو معجزے دیئے اور جبریل سے اس کی تائید فرمائی۔

اور اگر اس بنا پر ہے کہ وہ کام اگر چہ فضیلت کے تھے مگر میرے منصب اعلیٰ کے لائق نہیں تو یہ وہی نبی پر اپنی تفضیل ہے ہر طرح کفر و ارتداد قطعی سے مفر نہیں، پھر ان کلمات شیطانیہ میں مسیح کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہ وعلیہ وسلم کی تحقیر تیسرا کفر ہے اور ایسی ہی تکفیر اس کلام ملعون کفر ششم میں تھی اور سب سے بڑھ کر اس کفر نہم میں ہے کہ ازالہ صفحہ 161 پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت لکھا بوجہ مسمریزم کے عمل کرنے کے تنویر باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجے پر بلکہ قریب نا کام رہے۔'' انا لله وانا الیه راجعون الا لعنه الله علی اعداء انبیاء الله وصلی الله تعالیٰ علی انبیائه وبارك وسلم'' ہر نبی کی تحقیر مطلقاً کفر قطعی ہے جس کی تفصیل سے شفا شریف وشروح شفا وسیف

مسلول امام تقی الملۃ والدین سبکی وروضۂ امام نووی ووجیز امام کردری واعلام امام ابن حجر مکی وغیرہا تصانیف ائمہ کرام کے دفتر گونج رہے ہیں نہ کہ نبی بھی کون نبی مرسل نہ کہ مرسل بھی کیسا مرسل اولوالعزم نہ کی تحقیر بھی کتنی کہ مسمریزم کے سبب نور باطن نہ نور باطن بلکہ دینی استقامت نہ دینی استقامت بلکہ نفس توحید میں نہ کم درجہ بلکہ قریب نا کام رہے اس ملعون قول لعن اللہ قائلہ وقابلہ نے اولوالعزمی ورسالت ونبوت درکنار اس عبداللہ وکلمۃ اللہ وروح اللہ علیہ الصلوٰت اللہ والسلام وتحیات اللہ کے نفس ایمان میں کلام کردیا اس کا جواب ہمارے ہاتھ میں کیا ہے سوا اس کے کہ

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعدلھم عذابا مھینا

بے شک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو اُن پر اللہ نے لعنت کی دنیا و آخرت میں اور اُن کے لئے تیار کر رکھا ہے ذلت کا عذاب۔

کفر دھم:

ازالہ صفحہ 629 پر لکھتا ہے۔

''ایک زمانے میں چارسو نبیوں کی پیشگوئی غلط (1) ہوئی اور وہ جھوٹے''

یہ صراحۃً انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب ہے۔ عام اقوام **کفار لعنھم اللہ** کا کفر حضرت عزجلالہ نے یوں ہی تو بیان فرمایا۔

کذبت قوم نوح ن O المومنین، کذبت عاد ن O المرسلین، کذبت ثمود ن O المرسلین، کذبت قوم لوط ن O المرسلین، کذبت اصحب الئیکۃ المرسلین

ائمہ کرام فرماتے ہیں جو نبی پر اس کی لائی ہوئی بات میں کذب جائز ہی نہ مانے اگرچہ وقوع نہ جانے باجماع کافر ہے نہ کہ معاذ اللہ چارسو انبیاء کا اپنے اخبار بالغیب میں کہ وہ ضرور اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ واقع میں جھوٹا ہو جانا شفاء شریف میں ہے۔

من دان بالوحدانیہ وحصۃ النبوہ و نبوہ نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولکن جو ز علی الانبیاء الکذب فیما اتوابہ ادعی فی ذلک المصلحۃ بزعمۃ اولم یدعھا فھو کافر با جماع

1:۔ یہ اس کی پیش بندی ہے کہ یہ کذاب اپنی بڑھیں ہمیشہ پیشین گوئیاں ہانکتا رہتا ہے اور یہ غیبت الٰہی وہ آئے دن جھوٹی پڑا کرتی ہیں۔ تو یہاں یہ بتانا چاہتا ہے کہ پیشگوئی غلط پڑنی کچھ شان نبوت کے خلاف نہیں، معاذ اللہ اگلے انبیاء میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ ۱۲منہ برعلم 12

یعنی جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت نبوت کی حقانیت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو با ایں ہمہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر اُن کی باتوں میں کذب جائز مانے خواہ بزعم خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے۔

ظالم نے چارسو کہہ کر گمان کیا کہ اُس نے باقی انبیاء کو تکذیب سے بچالیا حالانکہ یہی آیتیں جو ابھی تلاوت کی گئی ہیں شہادت دے رہی ہیں کہ اُس نے آدم نبی اللہ سے محمد رسول اللہ تک تمام انبیائے کرام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کو کاذب کہہ دیا کہ ایک رسول کی تکذیب تمام مرسلین کی تکذیب ہے۔ دیکھو قوم نوح وہود وصالح ولوط وشعیب علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک ہی ایک نبی کی تکذیب کی تھی مگر قرآن نے فرمایا۔ قومِ نوح نے سب رسولوں کی تکذیب کی۔ عاد نے کل پیغمبروں کو جھٹلایا۔ ثمود نے جمیع انبیاء کو کاذب کہا۔ قومِ لوط نے تمام رسل کو جھوٹا بتایا۔ ایکہ والوں نے سارے نبیوں کو دروغ گو کہا یو ہیں واللہ اس قائل۔ نے نہ صرف چارسو بلکہ جملہ انبیاء ومرسلین کو کذاب مانا۔

فلعن اللہ من کذب احد امن انبیائہ و صلی اللہ تعالیٰ علی انبیائہ ورسلہ والمومنین بھم اجمعین وجعلنا منھم وحشرنا فیھم وادخلنا معھم دار النعیم بجاھھم عندہ وبرحمتہ بھم ورحمتھم بنا انہ ارحم الراحمین والحمد للہ رب العلمین۔

طبرانی معجم کبیر میں دیر حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

انی اشھد عدد تراب الدنیا ان مسیلمہ کذاب۔

بیشک میں ذرۂ خاک تمام دنیا کی برابر گواہیاں دیتا ہوں کہ مسیلمہ (جس نے زمانہ اقدس میں ادعائے نبوت کیا تھا) کذاب ہے۔ **وانا اشھد معك یا رسول اللہ** اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالم پناہ کا یہ ادنیٰ کتا بعدد انہائے ریگ وستار ہائے آسمان گواہی دیتا ہے اور میرے ساتھ تمام ملائکہ سمٰوات والارض وحاملانِ عرش گواہ ہیں اور خود عرش عظیم کا مالک ہے۔ **وکفیٰ باللہ شھیدا** کہ ان اقوال مذکورہ کا قائل بیباک کافر مرتد کذاب ناپاک ہے۔ اگر یہ (1) اقوال مرزا کی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو واللہ واللہ وہ یقیناً کافر اور جو اس کے ان اقوال یا ان کے امثال پر مطلع ہو کر اُسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر ندوۂ مخذولہ اور اس کے اراکین کہ صرف طوطے کی طرح کلمہ گوئی پر مدار اسلام رکھتے اور تمام بددینوں گمراہوں کو حق پر جانتے خدا کو سب سے یکساں راضی مانتے سب مسلمانوں پر مذہب سے لادعوے دینا

1:۔ اقوال دوسرے کے منقول تھے اس فتوے کے بعد مرزا کی بعض نئی تحریریں خود نظر سے گزریں جن میں قطعی کفر بھرے ہیں۔ بلاشبہ وہ یقیناً کافر و مرتد ہے۔ 12

لازم کرتے ہیں جیسا کہ ندوہ کی روداد اول و دوم رسالہ اتفاق وغیرہا میں مصرح ہے ان اقوال پر بھی ہی قاعدہ ملعونہ مجرد کلمہ گوئی نیچریت کا اعلیٰ نمونہ جاری رکھیں اس کی تکفیر میں چون وچرا کریں تو وہ بھی وہ اراکین بھی کفار مرزا کے پیرو اگرچہ خود ان اقوال انجس الابوال کے معتقد بھی نہ ہوں مگر یہ کہ صریح اور کھلے ارتداد دیکھتے سُنتے پھر مرزا کو امام و پیشوا و مقبول خدا کہتے ہیں۔ قطعاً یقیناً سب مرتد ہیں۔ سب مستحق نار۔ شفا شریف میں ہے۔

نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملة المسلمین من الملل او وقف فیهم او شك۔

یعنی ہم ہر اُس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اس کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے۔

شفا شریف نیز بزازیہ و درر و غرر و فتاویٰ خیریہ و درمختار و مجمع الانہر وغیرہ میں ہے۔

من شك فی کفره و عذابه فقد کفر

جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے۔

اور جو شخص باوصف کلمہ گوئی وادعائے اسلام کفر کرے وہ کافروں کی سب سے بدتر قسم مرتد کے حکم میں ہے۔ ہدایہ و درمختار و عالمگیری و غرر و ملتقی الابحر و مجمع الانہر وغیرہا میں ہے۔

صاحب الهوی ان کان یکفر فهو بمنزلة المرتد

فتاویٰ ظہیریہ و طریقۂ محمدیہ و حدیقہ ندیہ و برجندی شرح نقایہ و فتاویٰ ہندیہ میں ہے۔

هؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام و احکامهم احکام المرتدین

یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہٖ مرتدین کے احکام ہیں۔

اور شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے۔ اب اگر بے اسلام لائے اپنے اُس قول و مذہب سے بغیر توبہ کیے یا بعد اسلام و توبہ عورت سے بغیر نکاح جدید کئے اُس سے قربت کرے زنائے محض ہو جو اولاد ہو یقیناً ولد الزنا ہو یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں دائر و سائر ہیں۔ ”فی الدر المختار عن غنیه ذوی الاحکام ما یکون کفرا اتفاقا یبطل العمل و النکاح و اولاده اولاد زنـا“ اور عورت کا کل مہر اس کے ذمے عائد ہونے میں بھی شک نہیں جب کہ خلوت صحیحہ ہو چکی کہ ارتداد کسی دین کو ساقط نہیں کرتا۔ ”فی التنویر وارث کسب اسلامه وارثه المسلم بعد قضا دین اسلامه و کسب ردته فی بعد قضا دین ردته“ اور معجّل تو فی الحال آپ ہی واجب الادا رہا موجل وہ ہنوز اپنی اجل پر رہے گا مگر یہ کہ مرتد بحال ارتداد ہی مرجائے یا دارالحرب کو چلا جائے اور

شرع حکم فرما دے۔ کہ وہ دار الحرب سے ملحق ہوگیا اس وقت مؤجل بھی فی الحال واجب الادا ہو جائے گا اگرچہ اجل موعود میں دس بیس برس باقی ہوں۔ ''فی الدر ان حکم القاضی بلحاقه حل دینه فی رد المحتار لا نه باللحاق صار من اهل الحرب وهم اموات فی حق احکام الاسلام فصار کالموت الاانه لا یستقر لحاقه الا بالقضاء لا حتمال العود واذا تقرر موته تثبت الاحکام المتعلقة به کما ذکرنهر'' اولاد صغار ضرور اس کے قبضے سے نکال لی جائے گی۔

علذر اعلی دینهم الاتری انهم صرحوا بنزع الولد من الام الشفیقة المسلمة انکانت فاسقة والولد یعقل یخشی علیه التخلق بسیرها الذمیمة فما ظنك بالاب المرتد والعیاذ بالله تعالیٰ قال فی رد المختار الفاجرة بمنزلة الکتابیة فان الولدیبقی عندها الی ان یعقل الادیان کما سیأتی خوفا علیه من تعلمه منها ما تفعله فکذا الفاجرة الخ۔ وانت العلم ان الولد لا یحضنه الاب الا بعد ما بلغ سبعا اوتسعا وذلك عمر العقل قطعا فیحرم الدفع الیه ویجب النزع منه وانما اخرجنا الی هذا ان الملك لیس بید الاسلام والا لسلطان(1) این یبقی لمرتد حتی یبحث عن حضانته الا تری الی قولهم لا حضانة لمرتدة لا نها تضرب وتحبس کا الیوم فانی تتفرغ للحضانة فاذا کان هذا فی المحبوس فما ظنك بالمقتول ولکن انا لله وانا الیه راجعون ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔

مگر ان کے نفس یا مال میں بدعوئے ولایت اس کے تصرفات موقوف رہیں گے اگر پھر اسلام لے آیا اور اس مذہب ملعون سے توبہ کی تو وہ تصرف سب صحیح ہو جائیں گے اور اگر مرتد ہی مر گیا یا دار الحرب چلا گیا اور حکم لحوق ہوگیا تو باطل ہو جائیں گے۔

فی الدار المختار یبطل منه اتفاقا ما یعتمد المساواة وهوا المفا وضة ادولایة معتدیة وهو التصرف علی ولده الصغیران اسلم نفذوان هلك اولحق بدار الحرب وحکم بلحاقه بطل اه مختصر انسأل الله الثبات علی الایمان وحسبنا الله ونعم الوکیل وعلیه التکلان ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم وصلی الله تعالیٰ علی سیدنا ومولینا وصحبه اجمعین امین والله تعالیٰ اعلم۔

1: فان سلطان الاسلام مامور بقتله لا یجوزله القاذه بعد ثلثه ایام۔ 12منه